8252026
ڈاک نمبر:

ڈائریکٹوریٹ
محکمۂ آثارِ قدیمہ و عجائب گھر
حکومتِ پنجاب

ڈائریکٹر:
ڈاکٹر نسرین فاروقی

ایڈیٹوریل بورڈ:
ڈاکٹر نسرین فاروقی (صدر)
پروفیسر (ر) عبدالحمید ساقی
محمد یونس بھٹی

سالنامہ
2017ء

قیمت: 1200 روپے

ڈائریکٹر آثارِ قدیمہ و عجائب گھر کی سالانہ رپورٹ برائے سال 1927ء تا 1928ء

از: ڈاکٹر نسرین فاروقی

پیش لفظ

سال 1927ء کے دوران محکمۂ آثارِ قدیمہ و عجائب گھر کو جن مشکلات کا سامنا رہا، ان کا ذکر کیے بغیر اس رپورٹ کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ مالی سال کے آغاز ہی میں محکمے کی منظور شدہ سالانہ گرانٹ میں 18 فیصد کمی کر دی گئی۔ اس کٹوتی کا براہِ راست اثر کھدائی کے کاموں، عجائب گھر کی روشنی اور چوکیداروں کی تعداد پر پڑا۔ ان حالات میں جو کام ممکن ہو سکے، وہ محض اس لیے ممکن ہوئے کہ عملے کے ارکان نے اپنی تنخواہ کا ایک حصہ رضاکارانہ طور پر واپس کر دیا۔ یہ ایثار ہر سطح پر دیکھنے میں آیا، اور اس کے بغیر یہ رپورٹ شاید کبھی مکمل نہ ہو پاتی۔

رپورٹ کے اعداد و شمار 31 مارچ 1928ء کو ختم ہونے والے مالی سال پر محیط ہیں، تاہم جہاں ضروری سمجھا گیا وہاں 1927ء کے اہم واقعات کا ذکر بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ ترتیب میں سہولت کی خاطر ہر شعبے کی کارکردگی کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے، اور آخر میں مالی گوشوارے اور تجاویز درج کی گئی ہیں۔

محکمہ

محکمۂ آثارِ قدیمہ و عجائب گھر کا قیام 9 مارچ 1911ء کو ایک قرارداد کے ذریعے عمل میں آیا۔ اس کے ذمے صوبے کے تمام آثارِ قدیمہ کی نگہداشت، کھدائی، عجائب گھروں کا انتظام اور قدیم عمارتوں کی مرمت کا کام سونپا گیا۔ ابتدا میں محکمے کے پاس صرف ایک ڈائریکٹر، ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور 12 چوکیدار تھے۔ 1927ء تک عملے کی تعداد بڑھ کر 9 افسران اور 41 دیگر ملازمین تک پہنچ چکی ہے۔

محکمے کا صدر دفتر لاہور میں ہے۔ ڈائریکٹر کا دفتر اسی عمارت کی بالائی منزل پر ہے جس میں عجائب گھر کی گیلریاں واقع ہیں۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کا دفتر ملتان میں ہے اور وہ جنوبی اضلاع کے دورے کرتا ہے۔ ہر ضلع میں ایک ضلعی نگران مقرر ہے جو اپنے علاقے کی رپورٹ ہر مہینے کی 5 تاریخ تک بھیجتا ہے۔ ان نگرانوں کو کوئی الگ تنخواہ نہیں دی جاتی، وہ اپنے دیگر فرائض کے ساتھ یہ کام بھی انجام دیتے ہیں۔

محکمے کے اختیارات کا تعین قدیم یادگاروں کے تحفظ کا ایکٹ، 1904ء کرتا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت کسی عمارت یا ٹیلے کو محفوظ قرار دینے سے پہلے اس کے مالک کو اعتراض کا موقع دیا جاتا ہے۔ اعتراض کی صورت میں معاملہ ایک ثالثی بورڈ کے سامنے جاتا ہے۔ 1927ء میں 14 عمارتوں کو محفوظ قرار دینے کی تجاویز بھیجی گئیں، جن میں سے 9 منظور ہو چکی ہیں۔ باقی 5 زیرِ غور ہیں۔

کھدائی

سال کے دوران 6 مقامات پر کھدائی کی گئی۔ ان میں سے 4 محکمے کے اپنے عملے نے کیں، جبکہ 2 کام مقامی انجمنوں کے تعاون سے ہوئے۔ کھدائی کے نگران اسسٹنٹ ڈائریکٹر رہے۔ ہر مقام پر کام کا دورانیہ 9 دن سے 11 ہفتے تک رہا۔ کھدائی کے دوران ملنے والی اشیا کی تعداد 1,842 ہے، جن میں سے 317 عجائب گھر کے لیے منتخب کی گئیں۔ باقی اشیا متعلقہ مقامات پر ہی محفوظ کر دی گئیں۔

کھدائی کے نتائج کی تفصیلی رپورٹ الگ سے شائع کی جا رہی ہے۔ یہاں صرف اہم نکات درج کیے جا رہے ہیں۔

ٹیلہ بھیڑ کنڈ، ضلع ساہوکوٹ

یہ ٹیلہ 1.2 کلومیٹر لمبا اور 18 میٹر بلند ہے۔ کھدائی 14 نومبر 1927ء سے 3 مارچ 1928ء تک جاری رہی۔ اس میں 6 ماہ کام بند رہا۔ کھدائی کے نگران اسسٹنٹ ڈائریکٹر مسٹر جے۔ ایچ۔ کارٹر تھے۔ ان کی مدد کے لیے 3 سب اوورسیئر اور 60 مزدور مقرر کیے گئے۔ کام کے دوران 2 کمرے، ایک احاطہ اور ایک کنواں برآمد ہوا۔ کنویں کی گہرائی 11 میٹر ہے۔ کھدائی کے دوران ملنے والی اشیا کی تعداد 612 ہے، جن میں سے 74 عجائب گھر کے لیے منتخب کی گئیں۔ باقی اشیا متعلقہ مقامات پر ہی محفوظ کر دی گئیں۔

ٹیلہ بھیڑ کنڈ کی مہریں

ٹیلہ بھیڑ کنڈ سے 23 مہریں برآمد ہوئیں۔ ان میں سے 19 مہریں ایک ہی احاطے کے ایک کمرے سے ملیں۔ یہ کمرہ 4.5 میٹر لمبا اور 3.6 میٹر چوڑا ہے۔ مہریں زیادہ تر مٹی کی ہیں، کچھ پر ہاتھی دانت کا کام ہے۔ 7 مہریں ایسی ہیں جن پر کوئی تحریر نہیں۔ 16 مہروں پر مختلف جانوروں کی شکلیں بنی ہیں۔ ان میں بیل، ہاتھی، گینڈا اور ایک مچھلی شامل ہے۔ 3 مہروں پر انسانی چہرے بنے ہیں۔ ایک مہر پر 5 سطری تحریر ہے۔ اس کا مطلب ابھی تک واضح نہیں ہو سکا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ کسی تجارتی مرکز کی مہر تھی۔

ٹیلہ بھیڑ کنڈ کی مہروں کی تحریر

ٹیلہ بھیڑ کنڈ کی مہروں پر جو تحریر ملی ہے، وہ اب تک دریافت ہونے والی تحریروں سے مختلف ہے۔ اس میں 5 علامتیں بار بار آتی ہیں۔ ان کی ترتیب ہر مہر پر الگ ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ کسی زبان کے الفاظ ہیں، محض سجاوٹ نہیں۔ اس تحریر کو پڑھنے کی کوشش ابھی جاری ہے۔ اس کام کے لیے ڈاکٹر نسرین فاروقی نے ایک الگ نوٹ تیار کیا ہے، جو رپورٹ کے ساتھ منسلک ہے۔

ٹیلہ بھیڑ کنڈ کی عمارتیں

کھدائی میں جو عمارتیں ملی ہیں، وہ پختہ اینٹ سے بنی ہیں۔ اینٹوں کا سائز 40 × 30 × 8 سینٹی میٹر ہے۔ دیواروں کی موٹائی 1.5 میٹر تک ہے۔ فرش پر چونے کا پلستر ہے۔ کمرے کے کونے میں ایک چبوترہ ملا ہے، جس پر راکھ کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ ممکن ہے یہ کوئی مذہبی جگہ رہی ہو۔ احاطے کے باہر ایک بڑا کنواں ہے۔ اس کے پاس پانی نکالنے کے لیے پتھر کی سیڑھیاں بنی ہیں۔ کنویں کے اندر سے ٹوٹے ہوئے مٹکوں کے ٹکڑے بھی ملے ہیں۔

ٹیلہ بھیڑ کنڈ کے نوادرات

نوادرات میں مٹی کے برتن، پکی ہوئی اینٹ کے کھلونا گاڑی کے پہیے، شیشے کی چوڑیوں کے ٹکڑے، تانبے کی سوئیاں اور ایک چھوٹا سا آئینہ شامل ہیں۔ آئینہ گول ہے، قطر 7.5 سینٹی میٹر، اور ایک طرف سے پالش کیا گیا ہے۔ دوسری طرف کوئی نقش نہیں۔ یہ اس علاقے میں پہلی بار ملا ہے۔ ہاتھی دانت کی 4 چوسر گوٹیاں بھی ملی ہیں۔ ان پر ہندسے کندہ ہیں۔ یہ کھیل اس سے پہلے کسی اور مقام سے نہیں ملا تھا۔

ٹیلہ بھیڑ کنڈ کی تاریخ

ٹیلہ بھیڑ کنڈ کی تہہ بندی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقام کم از کم 4 ادوار میں آباد رہا۔ پہلا دور 1200 قبل مسیح کے قریب کا ہے۔ اس کے بعد 600 سال کا وقفہ ہے۔ پھر 400 قبل مسیح سے 100 عیسوی تک آبادی رہی۔ آخری دور 5 ویں سے 7 ویں صدی عیسوی کا ہے۔ ہر دور کی تہہ الگ نظر آتی ہے۔ ہر دور کے برتن بھی الگ ہیں۔ اس سے تاریخ کا تعین آسان ہو گیا ہے۔

ٹیلہ بھیڑ کنڈ کی مہروں کا تقابل

ٹیلہ بھیڑ کنڈ کی مہروں کا موازنہ موہنجو داڑو، ہڑپہ اور ٹیلہ جوگی ماڑی کی مہروں سے کیا گیا ہے۔ مماثلت صرف 2 مہروں میں ہے۔ ان پر ایک ہی جانور کی شکل ہے۔ باقی مہریں بالکل مختلف ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیلہ بھیڑ کنڈ کا تجارتی رابطہ دوسرے مقامات سے کم تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ مقام کسی چھوٹی ریاست کا دارالحکومت رہا ہو۔

ٹیلہ بھیڑ کنڈ کی مہروں کا مطالعہ

ڈاکٹر نسرین فاروقی نے ٹیلہ بھیڑ کنڈ کی مہروں پر ایک مقالہ لکھا ہے۔ یہ مقالہ «جرنل آف اورینٹل آرکیالوجی» کے شمارہ نمبر 14 میں شائع ہوا ہے۔ اس میں مہروں کی تحریر کے 5 ممکنہ مطالب بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی حتمی نہیں۔ مقالے کے آخر میں ان مہروں کی مزید کھدائی کی تجویز دی گئی ہے۔

ٹیلہ بھیڑ کنڈ کی مہروں کی تحریر کا تجزیہ